40245-اس دلیل سے ترقیاتی بنک کی ادائیگی نہیں کرتا کہ بیت المال میں اس کا بھی حق ہے

سوال

بعض لوگ ترقیاتی بنک کی ادائیگی اس دلیل کی بنا پر نہیں کرتے کہ مسلمانوں کے بیت المال میں ان کا بھی حق ہے، اور حکومت اسے اس کا حق ادا نہیں کرتی، لھذا اس مسئلہ میں آپ کی کیا رائے ہے، برائے مہربانی جواب ارسال کریں؟

پسندیدہ جواب

ترقیاتی بنک کی
ادائیگی کرنے سے راہ فرار اختیار نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ اس میں خیانت اور عام مال
پر ظلم وزیادتی ہے.

اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان
ہے :

.{بلاشبہ اللہ تعالی تمہیں تاکیدی حکم
دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں انہیں پہنچاؤ! اور جب لوگوں میں فیصلہ کرو تو
عدل وانصاف کے ساتھ فیصلہ کرو! یقینا وہ چیز بہت بہتر ہے جس کی نصیحت تمہیں اللہ
تعالی کررہا ہے، بلاشبہ اللہ تعالی سنتا ہے، اور دیکھتا ہے}. النساء (58).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے :

"مسلمان اپنی شرطوں پر قائم رہتے
ہیں"

جامع ترمذی حدیث نمبر (1352) سنن
ابوداود حدیث نمبر (3594) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی میں اسے
صحیح قرار دیا ہے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہ بھی فرمایا :

"اما بعد : بلاشبہ میں تم میں سے
کسی آدمی کو اس کام پر لگاتا ہوں جو اللہ تعالی نے میرے ذمہ لگایا ہے ، تو وہ شخص
آکر کہتا ہے : یہ تو تمہارا مال ہے اور یہ مجھے تحفہ اور ہدیہ دیا گیا ہے ، وہ اپنی
ماں اور باپ کے گھر میں ہی کیوں نہیں بیٹھا رہتا حتی کہ اس کے پاس اس کا ہدیہ
آجائے ، اور اللہ تعالی کی قسم تم میں سے جو شخص بھی کوئی چیز ناحق حاصل کرے گا تو
وہ روز قیامت اللہ تعالی کو ملے گا اور اس نے وہ چیز اٹھا رکھی ہوگی ، میں تم میں
سے ایک کو جان لوں گا کہ وہ روز قیامت اللہ تعالی سے ملے گا تو اس نے اونٹ اٹھا رکھا
ہوگا جو آواز نکال رہا ہوگا ، یا گائے اٹھا رکھی ہوگی اور وہ آواز نکال رہی ہو
گی ، یا بکری اٹھا رکھی ہوگی اور وہ ممیا رہی ہوگی ، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنا ہاتھ بلند کیا حتی کہ بغل کی سفیدی نظر آنے لگی ، اور فرمایا : اے اللہ
کیا میں نے پہنچا دیا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6578) صحیح
مسلم حدیث نمبر (1832)

اور مسلمانوں کا بیت المال تو سب
مسلمانوں کی ملکیت ہے ، نہ کہ لوگوں میں سے کسی خاص گروہ کا ، اور بیت المال کے ذمہ
داران تو صرف اس کی حفاظت اور مال کے حصول اور اسے صرف کرنے کے ذمہ دار ہیں ، لھذا
کسی بھی شخص کے لیے اس پر زیادتی کرنا یا اس میں سے وہ مال لینا جس کا وہ مستحق
نہیں ہے حلال نہیں .

اور اگر فرض کریں کہ کچھ لوگ خیانت
اور بیت المال کے مال میں زیادتی کرتے ہیں ، تو یہ اس عظیم گناہ میں شرکت کرنے کو
مباح نہیں کر دیتا ، اور اگر بیت المال سے مال لینے کی دلیل کے ساتھ حکومت کا مال
چھیننا اور چوری کرنا جائز کر دیا جائے تو پھر شر اور فساد عام ہو جائے ، اور ظلم و
زیادتی اور بغاوت عام ہو جائے .

لھذا عام مال میں خیانت کرنے سے
اجتناب کرنا اور بچنا چاہیے ، کیونکہ یہ سب مسلمانوں پر ظلم و زیادتی ہے .

اور اس کا یہ کہنا کہ : حکومت بیت
المال سے اس کا حق ادا نہیں کرتی ، تو اگر یہ ثابت بھی ہو جائے تو پھر بھی اس کے لیے

بنک کے ساتھ کیے گئے معاہدے کو توڑنا جائز نہیں ہوتا، کیونکہ اس نے معاہدہ پر دستخط کر رکھے ہیں، اور اس لیے بھی کہ معاہدہ توڑنا خیانت میں شمار ہوتا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

{اے ایمان والو! عہد و پیمان کو پورا کرو}.

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی کا فرمان ہے:

{بلاشبہ اللہ تعالی خیانت کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا}.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایسے شخص کی خیانت کرنے سے بھی منع فرمایا ہے جو آپ کے ساتھ خیانت کرے، تو پھر ایسے شخص کی خیانت کرنا جس نے آپ کے ساتھ خیانت نہیں کی کیسے ہوگی؟!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جس نے آپ کے پاس امانت رکھی ہے اس کی امانت اسے واپس کرو، اور جس نے تمہاری خیانت کی اس کے ساتھ تم خیانت نہ کرو"

جامع ترمذی حدیث نمبر (1264) سنن ابوداود حدیث نمبر (3534) اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے السلسلۃ الصحیحۃ حدیث نمبر (423) میں اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔

واللہ اعلم.